احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں قبائل یمن کے فضائل کا تعارفی مطالعہ

حافظ محمد سرفراز غنی*

مطلوب احمد رانا**

آنحضرت ﷺ کے عہد میں جزیرۃ العرب کا جنوب مشرقی حصہ یمن کہلاتا تھا جو چوراسی مخالیف پر مشتمل تھا۔ جزیرہ نمائے عرب میں یمن کو اس کے جغرافیائی محل وقوع کی وجہ سے ہمیشہ مرکزی حیثیت حاصل رہی۔ سرزمین یمن میں معینی، سبائی اور حمیری سلطنتیں قائم ہوئیں جو آج تک دنیاوی ترقی کے اعتبار سے اقوام عالم کی تاریخ میں نمایاں مقام رکھتی ہیں۔ ان سلطنتوں کے حکمران کبھی رومیوں کے ہمنوا بنے اور کبھی ایرانیوں کے ماتحت رہے۔ اہل یمن کا نسلی تعلق عرب عاربہ سے تھا۔ عرب عاربہ کی ابتداء قحطان سے ہوئی اور پھر اس کی نسل پورے جزیرۃ العرب میں پھیل گئی۔ بعثت نبوی ﷺ سے قبل اہل یمن مختلف ادیان مثلاً یہودیت، عیسائیت، مجوسیت، صابئیت کے ساتھ ساتھ شرک اور بت پرستی میں بھی مبتلا تھے۔

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو داعی، نذیر، بشیر اور سراج منیر کی ذمہ داریاں جب سونپیں تو نبی کریم ﷺ نے اپنی دعوتی تحریک کا مرکز مکہ مکرمہ کو بنایا جو اقوام عرب کا مرکزی شہر تھا۔ اہل عرب حج کے موسم میں اس شہر کی طرف جوق در جوق رجوع کرتے تھے۔ رسول دو عالم ﷺ آنے والے حجاج کی منازل میں خود تشریف لے جاتے اور انھیں خدا کی وحدانیت کی دعوت پیش کرتے۔ اسی دعوت کی بدولت آنحضرت ﷺ کا پیغام نجات و کامیابی جہاں یمامہ، نجد، ایران، شام، مصر اور حبشہ میں گونجنے لگا وہیں یمن کی فضائیں بھی اسی پیغام حق سے معطر ہونے لگیں۔

سرزمین یمن کے باشندوں نے جیسے ہی دولت حق کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا تو قرآن کریم کے مقدس اوراق نے اِن کے محبوب خدا ہونے کی گواہی یوں دی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ (۱)

---

* سکالر پی۔ایچ۔ڈی، شعبہ علوم اسلامیہ و عربی جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد، پاکستان

** ایسوسی ایٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج آف کامرس، فیصل آباد، پاکستان

''اے ایمان والو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ عنقریب ایسے لوگ لے آئے گا کہ وہ ان سے محبت کرے گا اور وہ اس سے محبت کریں گے ۔ (وہ) مومنوں پر بہت نرم ہوں گے، کافروں پر بڑے سخت، اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔''

اس آیت کریمہ کے شان نزول کے متعلق آئمہ ومفسرین اور محدثین نے درج ذیل اقوال نقل کیے ہیں۔

☆ امام طبرانی ؒ اس آیت کریمہ کے شان نزول کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ ان سے مراد کون لوگ ہیں جن کے بارے میں قرآن نے یہ کہا کہ اللہ ان سے محبت کرے گا اور وہ اللہ سے محبت کریں گے۔

آپ ﷺ نے فرمایا

هوءُ لا ءِ قوم من اليمن ثم من كندة، ثم من السكون ، ثم من تجيب ۔(۲)

ان لوگوں کا تعلق یمن سے، پھر بنو کندہ، پھر بنوسکون (بن آشرس بن ثور)، پھر بنو تُجیب سے ہے۔

☆ امام ابن کثیر اس آیت کریمہ کے شانِ نزول کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

''سیدنا عیاض اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس آیت کریمہ سے کون لوگ مراد ہیں تو نبی کریم ﷺ نے سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا ''وہ قوم یہ ہیں۔''(۳)

☆ امام طبریؒ اس آیت کریمہ کا شانِ نزول بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''ایک دن سیدنا عمر بن عبدالعزیزؒ نے اس آیت کریمہ کے متعلق آگاہی حاصل کرنے کے بعد فرمایا کہ کاش میں بھی اہل یمن سے ہوتا۔''(۴)

درج بالا مفسرینِ قرآن کی آراء کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بات بڑے وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ یہ آیت کریمہ اہل یمن کے ایمان و یقین اور الفت خداوندی و رسول ﷺ کی بہترین دلیل ہے۔اسی طرح نبی کریم ﷺ نے بھی اہل یمن کے ایمان کی گواہی دیتے ہوئے فرمایا:

اتاكم اهل اليمن ، هم ا رق ا فئدة ، و الين قلو باً ، الايمان يمان ، والحكمة يمانية، والفخر والخيلا ء فى ا صحب الا بل ، والوقار فى ا صحاب الغنم (۵)

''تمہارے پاس یمنی آئے ہیں وہ رقیق القلب نرم دل ہیں ایمان یمانی ہے اور حکمت یمانی اور فخر و تکبر اونٹ والوں میں ہے اور وقار بکریوں والوں میں ہے''۔

رسول دو عالم ﷺ نے اہل یمن کی دین سے محبت و الفت کو دیکھتے ہوئے بے شمار ایسی احادیث طیبہ ان کی تعریف و توصیف میں بیان کی جو کہ قیامت تک کے لیے کتب احادیث کا حصہ بن چکی ہیں۔ انھیں احادیث طیبہ میں سے چند ایک ایسی احادیث جو قبائل یمن اور ان قبائل میں بسنے والے لوگوں کی عظمت و رفعت کو چار چاند لگا دیتی ہیں ذیل میں تحریر کیا جاتا ہے۔

۱۔　　ہمدان:

اہل ہمدان کو جس طرح اہل یمن میں اللہ تعالیٰ نے سب قبائل پر فضیلت بخشی تھی اسی طرح نبی کریم ﷺ نے بھی ان کے لیے ایسے الفاظ اپنی زبان طیبہ سے ادا فرمائے جو کسی اور کے لیے حضور ﷺ نے ادا نہیں فرمائے جب اہلِ ہمدان حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوتِ اسلام سے متاثر ہو کر ایمان لائے تو ان کے ایمان لانے کی اتنی خوشی حضور ﷺ کو ہوئی کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ شکر ادا کرتے ہوئے تین بار اللہ عزوجل کی بارگاہ میں یہ دعا کی:

السلام علیٰ همدان ،السلام علیٰ همدان ،السلام علی همدان(٦)

''ہمدان پر سلامتی ہو، ہمدان پر سلامتی ہو، ہمدان پر سلامتی ہو''

اسی طرح ایک اور حدیث پاک میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

نعم الحی همدان ما اسرعها الی النصر واصبر ها علی الجهد و فيهم ابدال و فيهم اوتادالاسلام ۔(٧)

''رسول اللہ نے فرمایا: بہترین محافظ اہل ہمدان ہیں، وہ جلدی مدد کرنے والے، مشقت پر صبر کرنے والے، ان میں ابدال ہیں اور ان میں اسلام کے قلعے ہیں''

اللہ تعالیٰ نے اہل ہمدان کو یہ اعزاز بھی بخشا کہ اسلام کی بنیاد انہیں سے اللہ تعالیٰ نے یمن میں رکھوائی کیونکہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ میں اسلام کی دعوت کی ابتدا کی اہل ہمدان میں سے نہ صرف چند لوگ ایمان لائے بلکہ انہوں نے آپ کو یمن کی طرف اپنی قوم سے مشورہ کرنے کے بعد ہجرت کر جانے کی درخواست کی مگر اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز اہل مدینہ کو عطا فرمایا۔(٨)

۲۔ اشعرین:

قبیلہ بنواشعر کے بارے میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

يقد م عليكم اقوام هم ارق منكم قلوبا قال : فقد م الا شعر يون ، منهم ابو موسى ، فلما دنوا من المدينة جعلوا ير تجزون غدا نلقى الا حبة محمد ا و حزبه(۹)

''تم پر ایک نرم دل والی قوم آرہی ہے تو اشعری قبیلے کے لوگ آئے ان میں سے سیدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے جب وہ مدینہ کے قریب آئے تو وہ رجزیہ انداز میں یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔ہم کل کے دن اپنے محبوب محمد ﷺ اوران کے صحابہ کرام سے ملیں گے''۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اشعرین نے جب یمن سے نبی ﷺ کی طرف ہجرت کی تو ان کا زادِ راہ ختم ہوگیا۔انہوں نے اپنے ایک آدمی کو نبی کریم ﷺ کے پاس زادِ راہ کے حصول کیلئے بھیجا وہ شخص جب نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تو حضور ﷺ قران کریم کی یہ آیت کریمہ کی تلاوت فرما رہے تھے۔

وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِيْ الْأَرْضِ إِلاَّ عَلَى اللّهِ رِزْقُهَا (۱۰)

''یعنی جو بھی زمین میں ہےاس کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے''

تو اس آدمی نے جب یہ آیت کریمہ سنی تو اس نے کہا ہائے اشعریوں کو کیا ہوگیا کہ وہ جانوروں سے بھی کم تر ہیں اور وہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے بغیر واپس چلا گیا اس آدمی نے اپنے ساتھیوں سے جا کر کہا خوشخبری ہوتمہارے پاس اللہ کی مدد آگئی قوم کا گمان یہی تھا کہ یہ شخص نبی ﷺ سے ملاقات کر کے آیا ہے اور کھانے وغیرہ کا اہتمام حضور ﷺ نے فرمادیا ہےتھوڑی دیر گزری تھی کہ دو آدمی اشعریوں کے پاس آئے جنہوں نے دو بڑے پیالے اُٹھائے ہوئے تھے جو روٹیوں اور گوشت سے بھرے ہوئے تھے انہوں نے پیٹ بھر کر کھایا پھر اُن میں سے کچھ آدمیوں نے کہا کہ ہم بچا ہوا کھانا نبی ﷺ کو واپس کردیں تاکہ وہ اپنی ضرورت پوری کرسکیں۔تو انہوں نے اپنے دو آدمیوں سے کہا یہ کھانا نبی ﷺ کے پاس لے جاؤ ہم تو سیر ہو چکے ہیں پھر وہ بچا ہو کھانا نبی کریم ﷺ کے پاس لے کر آئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس سے لذیز اور بابرکت کھانا ہم نے نہیں دیکھا جو آپ ﷺ نے ہماری طرف بھیجا۔تو نبی رحمت ﷺ نے فرمایا:

ما ارسلت اليكم بشئى

''میں نے تمہاری طرف کوئی چیز نہیں بھیجی''

اشعرین نے اپنے اس آدمی کو بلایا جس کو آپ ﷺ کی خدمت میں انہوں نے بھیجا تھا تو اس شخص نے حاضر ہوکر وَمَا مِن دَآبَّةٍ سننے والا واقعہ نبی کریم ﷺ کو بتایا تو نبی رحمت ﷺ نے فرمایا:

زاك بعثى رزقكم اللهُ تعالىٰ به (١١)

''میں نے کوئی چیز نہیں بھیجی اللہ تعالی نے تم کو رزق دیا ہے''۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان الا شعرين اذاارملوافى الغزو او قل طعام عيالهم بالمدينة جمعواماكان عندهم فى ثوب واحد ثم اقسموه بينهم فى اناء واحد بالسوية فهم منى وانا منهم۔ (١٢)

''بے شک اشعرین جب لڑائی میں تیراندازی کرتے ہیں یا انکا کھانا کم ہو جاتا ہے تو وہ جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے اس کو ایک برتن میں جمع کرتے ہیں پھر ایک برتن میں رکھتے ہیں اور برابر تقسیم کرتے ہیں پس وہ مجھ سے ہیں اور میں ان میں سے ہوں''

جب اشعریوں کا وفد نبی ﷺ کے پاس یمن سے آیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا:

من اين جئتم قالو امن زبيد قال (بارك الله فى زبيد)قالوا و فى رمع قال (بارك الله فى زبيد) قالو او فى رمع قال بارك الله فى رمع۔(١٣)

''تم کہاں سے آئے؟ انہوں نے عرض کیا زبید سے حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زبید میں برکت دے تو انہوں نے عرض کیا اور رمع میں حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ زبید میں برکت دے''۔

انہوں نے پھر کہا رمع میں آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ زبید میں برکت دے انہوں نے پھر عرض کیا رمع میں تو نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ رمع میں برکت دے''۔

حضرت عبداللہ بن جراد رحمتہ اللہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ

قال بعث النبى ﷺ وسرية مرة فيها الا ز دوالا شعريون فغنموا وسلمو افقال النبى ﷺ ان الا زدوالا شعريون حسنة وجوههم طيبة افوههم لا يغلبون۔(١٤)

''نبی ﷺ نے ایک سریہ بھیجا جس میں ازد اور اشعرین تھے انہوں نے مال غنیمت حاصل کیا اور نبی ﷺ کے سپرد کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا'' کہ ازد اور اشعرین خوبصورت چہروں والے اور پاکیزہ منہ والے ہیں وہ مغلوب نہیں ہوتے''۔

روایت میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ازد اور اشعرین کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

نعم الحی الا زدوالاشعریون لا یفرون فی القتال ولا یغلبون ھم منی و ا نا منھم (۱۵)

''ازد اور اشعرین بہترین قبائل ہیں وہ لڑائی سے بھاگتے نہیں اور نہ ہی مغلوب ہوتے ہیں وہ مجھ سے ہیں اور میں ان میں سے ہوں''۔

بنو اشعر کے لوگ قرآن کریم کی تلاوت بڑے ذوق وشوق سے کیا کرتے تھے قرآن پڑھتے ہوئے خوبصورت لہجے کا استعمال کرنا ان کی پہچان کا ذریعہ بن گیا تھا قرآن کریم سے ان کے اسی تعلق کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

انی لا عرف اصوات الا شعریین بالقران حین یدخلو ن باللیل و اعرف مناز لھم من اصواتھم بالقرآن باللیل وان کنت لم ار مناز لھم حین نزلوا بالنھار۔(۱۶)

''بے شک میں قرآن کریم کی تلاوت کی وجہ سے اشعرین کے گھروں کو پہچان لیتا ہوں جب وہ رات کو قرآن پڑھتے ہیں حالانکہ میں نے ان کے گھروں کو نہیں دیکھا''

رسول اللہ ﷺ کے درج بالا فرامین مقدسہ سے واضح ہوتا ہے کہ قبیلہ اشعرین کو اللہ تعالیٰ نے ایک خاص مقام ومرتبہ دنیا وآخرت میں عطا فرمایا ہے۔(۱۷)

۳۔ بنو ازد:

قبیلہ ازد جو کہ یمن کا افرادی قوت کے لحاظ سے سب سے بڑا قبیلہ تھا اس قبیلے کے فضائل ومناقب کے متعلق بے شمار فرامین نبوی ﷺ کتب احادیث میں موجود ہیں جن میں سے چند ایک کو ذیل میں تحریر کیا جاتا ہے۔

حضرت بشیر بن اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قال رسول اللہ للازد ھم منی وانا منھم ا غضب لھم اذاغضبوا وارضی لھم اذارضوا۔(۱۸)

نبی ﷺ نے ازد کے متعلق فرمایا وہ مجھ سے ہیں اور میں ان میں سے ہوں جس سے وہ ناراض ہوں ان سے میں بھی ناراض ہوتا ہوں اور جن سے وہ راضی ہوں میں بھی ان سے راضی ہوتا ہوں۔

نبی رحمت ﷺ نے بنو ازد کے ایماندار ہونے کی تصدیق اپنے ان الفاظ سے فرمائی:

العلم فی قریش والا مانۃ فی الازد (۱۹)

علم قریش میں ہے اور امانت داری ازد میں ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

قال رسول الله ﷺ الازد اسدالله فی الارض یرید الناس ان یفعو هم و یابی الله الا ان یرفعهم و لیاتین علی الناس زمان یقول الرجل یا لیت ابی کان ازدیاو یالیت امی کانت ازدیة۔(۲۰)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ازد زمین پر اللہ کے شیر ہیں لوگ ان کو پست کرنا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو بلند کرنے کا ارادہ رکھتا ہے لوگوں پر ایک وقت ایسا ضرور آئے گا کہ جب آدمی کہے گا کاش میرا باپ ازدی ہوتا، میری ماں ازدی ہوتی۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس بنو ازد کا ایک وفد آیا جس کے متعلق نبی دو جہاں ﷺ نے فرمایا:

قال وفد علی النبی ﷺ اربع مائة اهل بیت اواربعمائة رجل من ازد شنوء ة فقال مرحبا بالا زد احسن الناس وجوهاوا طیبه افواها وا شجعه لقاء وآمنه امانة شعا کم یا مبرور(۲۱)

نبی ﷺ کے پاس بنو ازد کے چار سو لوگ وفد کی شکل میں آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو خوش آمدید کہا اور فرمایا: لوگوں میں خوبصورت چہروں والے، پاکیزہ منہ، بہادر اور ایماندار ازد کے لوگ ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے درج بالا احادیث طیبہ کے ذریعے بنو ازد کو جن خوبصورت القابات سے نوازا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ قبیلہ ازد کو اہل یمن میں کیا مقام و مرتبہ حاصل تھا۔(۲۲)

۴۔ مذحج:

یمن کے بڑے خاندانوں میں سے ایک مذحج کا خاندان بھی تھا اس کی بہت سی شاخیں اور بطون تھے نبی ﷺ نے دوسرے یمنی قبائل کی طرح بنو مذحج کے متعلق ارشاد فرمایا:

دخلت الجنه فرایت اکثرا هلها الیمن ورایت اکثر اهل الیمن مذحج (۲۳)

''میں جنت میں داخل ہوا میں نے وہاں اکثریت اہل یمن کی دیکھی اور اہل یمن میں زیادہ مذحج کے لوگ تھے''۔

اسی طرح دسید نا عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہے کہ:

قال رسول الله ﷺ اکثر القبائل فی الجنة مذحج (۲٤)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبائل میں سے بنو مذحج کے لوگ اکثر جنتی ہوں گے''۔

نبی کریم ﷺ کی طرف سے قبیلہ مذحج کے لوگوں جنت کی بار بار بشارت کا ملنا اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ بنو مذحج عہد رسالت میں اپنی شجاعت و بہادری اور دین سے وفاداری کی بدولت نگاہ رسول ﷺ میں اہم مقام رکھتا تھا۔(۲۵)

۵۔ حمیر:

یمن کے شاہی خاندانوں میں سے ایک بنو حمیر بھی تھے جنہوں نے ایک لمبا عرصہ یمن میں بطور بادشاہ کے گزارا یہ لوگ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس ایمان کی غرض سے حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف ان کی عزت و توقیر کی بلکہ اپنی زبان نبوت سے ایسے کلمات ارشاد فرمائے جن سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی عزت و توقیر اور رتبے کو بلند کیا جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے خندق کی کھدائی کے دوران دوسری ضرب لگاتے ہوئے ایسی تکبیر کہی جو میں نے پہلے کبھی نہ سنی تھی نبی رحمت ﷺ نے فرمایا:

جاء الله بحمير ا نصارا وا عوانا (٢٦)

''اللہ تعالیٰ حمیر کو ہمارا مددگار بنا کر لے آیا''۔

اہلِ حمیر سے حضور ﷺ کی محبت کا اندازہ اس حدیث پاک سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا یارسول اللہ ﷺ حمیر پر لعنت بھیجئے نبی ﷺ نے اس سے اعراض کیا اور اپنا منہ مبارک پھیر لیا۔ پھر وہ شخص دوسری طرف آیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ حمیر پر لعنت فرمائیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے چہرہ انور کو پھر پھیر لیا اور فرمایا:

رحم الله حمير ا فوا ههم سلام وا يديهم طعام اهل امن وايمان(٢٧)

''اللہ تعالیٰ حمیر پر رحم کرے ان کے منہ سلامتی والے ہیں ان کے ہاتھ کھلانے والے ہیں اور وہ امن وایمان والے ہیں''۔

رسول اللہ ﷺ کا حمیر پر لعنت بھیجنے سے گریز کرنا اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے رحم کی دعا کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ دوسرے قبائل یمن کی طرح حمیر بھی اللہ کے رسول ﷺ کو بہت زیادہ محبوب تھے۔(۲۸)

۶۔ دوس:

یہ یمنی قبیلہ اس لحاظ سے بہت خوش قسمت ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جن لوگوں کو اسلام کی دولت سے عہد مکی میں نوازا تھا ان میں اس قبیلے کے لوگ بھی شامل تھے۔

حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے قبیلے کے لوگوں کو اسلام کی طرف راغب کرنے کے لئے جب رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا تو نبی دو جہاں ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہاتھ اُٹھا کر عرض کیا:

اللهم اهد دو سا وائت بهم اللهم اهد دوساوائت بهم (۲۹)

اے اللہ دوس کو ہدایت عطا فرما اور اُن کو لے آ، اے اللہ دوس کو ہدایت عطا فرما اور ان کو لے آ۔

اس قبیلہ کے افراد کو اللہ تعالیٰ نے السابقون الاولون کی مبارک جماعت کا حصہ بننے کا اعزاز بخشا ہے۔ سیدنا طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ ان صحابہ کرام میں شامل ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے عہدِ رسالت کے مکی دور کے ابتدائی سالوں میں ایمان کی دولت سے نوازا۔

۷۔ احمس:

بنو احمس کے لوگ حضرت عبداللہ بن جریر بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جب ''کعبہ یمانیہ'' کو زمین بوس کر کے واپس آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کیلئے اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی:

اللهم بارك فى خيل احمس ورجا لها(۳۰)

''اے اللہ احمس کے گھوڑوں اور گھوڑ سواروں میں برکت عطا فرما''

بعض روایات میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے لئے یہ دعا پانچ، سات اور دس مرتبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مانگی اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ نگاہ نبوت ﷺ میں ان کو کیا مقام ومرتبہ حاصل تھا۔(۳۱)

۸۔ حضرموت:

بنو ہمدان وحمیر کی طرح یہ خاندان بھی یمن کے شاہی خاندانوں میں سے تھا جب حضرموت کا ایک وفد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حضرت وائل بن حجر کی قیادت میں حاضر ہوا تو نبی رحمت ﷺ نے اُن کے لئے ان کی اولاد اور آگے ان کی اولاد کے لئے دعائے خیر کی نبی اکرم ﷺ نے حضرموت کے خاندان کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

حضر موت خير من كندة (۳۲)

''حضرموت کندہ سے بہتر ہیں۔''

اسی طرح ایک اور حدیث پاک میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الامانة فی الازدوحضر موت فاتستعینو بھم(۳۳)

''امانت ازد اور حضر موت میں ہے پس تم ان سے مدد طلب کرو۔''

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی قیادت میں آنے والے وفد کو رسول دو عالم ﷺ نے جس طرح دعاؤں سے نوازا اور جو مقام و مرتبہ ان کو مدینہ منورہ میں قیام کے دوران عطا کیا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضر موت اس شاہی خاندان کے دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد حضور ﷺ کو ان سے کتنی الفت و محبت تھی۔(۳۴)

خلاصۂ بحث:

مقالہ ہذا میں یمن میں آباد تمام قبائل کے فضائل کا مطالعہ نہیں کیا گیا۔ اس مقالہ میں صرف ان خاص قبائل کا ذکر کیا گیا ہے جن کے متعلق رسول دو عالم ﷺ کی احادیث طیبہ کتب احادیث سے ملتی ہیں۔ اس مقالہ کے ذریعے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اہل یمن قبائلی زندگی گزارتے تھے اور اپنے قبائلی رسم و رواج کے مطابق ہی بارگاہِ نبوی میں وفود کی شکل میں حاضر ہوئے تھے۔

مثلاً اہل ہمدان کا شمار یمن کے بڑے قبائل میں ہونے کے ساتھ ساتھ حکمران اور سرداران یمن میں ہوتا تھا۔ اس لیے نبی رحمت ﷺ نے ان کے دائرہ اسلام میں داخل ہونے پر ایسا منفرد انداز اختیار کیا کہ شاید ہی کسی اور قبیلے کے لیے اختیار کیا ہو۔ رسول اللہ ﷺ کا ان کے دائرہ اسلام میں داخل ہونے پر سجدہ شکر بجا لانا اس بات کا پیغام دیتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی نگاہ میں اہل یمن میں سے اگر کوئی قبیلہ سب سے زیادہ اہمیت کا حامل تھا وہ ہمدان تھا۔ کیونکہ یہ لوگ یمن میں کثیر التعداد ہونے کے ساتھ ساتھ سب سے زیادہ اثر و رسوخ کے مالک تھے۔ ان کا دائرہ اسلام میں آنا اس بات کا پیغام تھا کہ یمن کا سب سے مضبوط قبیلہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے تابع کر دیا ہے۔

حمیر اور حضر موت یہ یمن کے دو ایسے خاندان تھے جنھوں نے قبل از اسلام سرزمین یمن پر کئی صدیاں حکمرانی کی تھی۔ اگرچہ عہد رسالت میں ان کا یمن میں ماضی جیسا اثر و رسوخ نہ تھا لیکن پھر بھی یمن میں ایک مضبوط خاندان اور قبیلے کا درجہ رکھتے تھے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف ان کے سرداروں، اقیالوں اور حکمرانوں کو دعوتی خطوط لکھے بلکہ ان کی طرف رسول اللہ ﷺ نے داعیان اسلام کو بھی روانہ کیا۔ حمیر اور حضر موت کے قبائل کے وفود کی آمد پر حضور ﷺ کی زبان نبوت سے نکلے ہوئے الفاظ اس بات کا پیغام دیتے ہیں کہ نگاہِ رسول ﷺ میں یہ دونوں خاندان بڑی حیثیت کے مالک تھے۔

بنو ازد، مذحج، اشعرین اور دوس اگرچہ حکمران قبائل سے تعلق نہ رکھتے تھے اور انھوں نے نہ ہی قبل از سلام

یمن پر کسی طرح کی کوئی ریاست قائم کی تھی۔ مگر یہ لوگ اپنی جنگجوانہ طبیعت، خصائص اور اپنی شجاعت و بہادری کی بدولت نہ صرف حکمران خاندانوں کے لیے بلکہ قیصر و کسریٰ کی عظیم طاقتوں کے لیے بھی ہمیشہ ایک مضبوط گروہ کی شکل میں نمودار ہوتے تھے۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قبائل کی طرف بھی خصوصی توجہ دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین مقدسہ کا مطالعہ یہ واضح کرتا ہے کہ یہ قبائل بھی دوسرے قبائل کی طرح بڑی اہمیت کے حامل تھے۔

آخر میں گزارش ہے کہ قبائل یمن کے فضائل پر مبنی احادیث نبویہ کو احاطہ تحریر میں لاتے ہوئے اس بات کو مدنظر رکھنے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے کہ صحیح احادیث طیبہ کو مقالہ کی زینت بنایا جائے مگر بھرپور کوشش کے باوجود چند ایک ایسی احادیث مقدسہ کو بھی تحریر کیا گیا ہے جو فنی لحاظ سے ضعیف ہیں مگر محدثین کے بقول جن احادیث مطہرہ میں کوئی شرعی حکم نہ پایا جائے اور وہ صرف فضائل پر مبنی ہوں ان کو منظر عام پر لانے میں کوئی حرج نہیں اس رعائیت کی بدولت چند ایک ضعیف روایات بھی تحریر کی گئی ہیں مگر احتیاط کے پیش نظر فہرست حوالہ جات میں ان احادیث طیبہ کی وضاحت کردی گئی ہے۔

حوالہ جات وحواشی

(۱) المائدہ:۵۴

(۲) طبرانی، سلیمان بن احمد، المعجم الاوسط، بیروت: دارالکتب، ۱۹۸۶ء، ج:۱،ص:۳۸۰ (امام طبرانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے)

(۳) ابن کثیر، اسماعیل بن عمر بن کثیر القریشی، تفسیر القرآن العظیم، بیروت: دارالفکر، ۱۹۹۹ء، ج:۱،ص:۸۰۴

(۴) طبری، ابوجعفر محمد بن جریر طبری، جامع البیان، بیروت: دارالمعرفہ، ۱۴۰۹ھ، ج:۲،ص:۲۰۴

(۵) بخاری، صحیح البخاری، کتاب الفتن، باب فضائل الیمن الیمون، رقم الحدیث:۴۳۸۷

(۶) البیھقی، سنن الکبری، بیروت: دارصادر ۱۳۵۵ھ، کتاب الاصلاۃ باب سجود الشکر، رقم الحدیث:۴۱۰۲

(۷) بخاری، محمد بن اسماعیل، التاریخ الکبیر، بیروت: دارابن کثیر، ۱۳۵۵ھ، ج:۵،ص:۲۵۱

(۸) اس قبیلے کی تاریخ میلاد مسیح سے قبل شروع ہوتی ہے اور آج تک یعنی موجودہ زمانہ تک قائم ہے۔ کیونکہ ہمدان یمن کے سیاسی و سماجی نظام میں ایک خاص مقام رکھتا تھا اور ہمدان کے سرداران اپنے آپ کو قوم سبا کا ہم پلہ جانتے تھے۔ اسی لیے ان کی قوم سباء کے ساتھ لڑائیاں بھی ہوئیں اور ان لڑائیوں میں بعض موقعوں پر ہمدان کو فتح

بھی نصیب ہوئی۔قبیلہ ہمدان کے مشہور بطونوں میں سے ایک بنو ارحب ہے جو یمن کے مشرقی علاقے میں آباد تھا۔ان کا نسب کتب الانساب سے یوں ملتا ہے ''ہمدان بن ربیعہ بن خیار بن زید بن کہلان''۔
المسعودی، ابوالحسن علی بن حسین، مروج الذهب والمعادن الجواهر فی التاريخ ، بیروت: دار صادر، ۱۹۶۰ء، ج:۱،ص:۹۰

(۹) احمد بن حنبل، امام، مسند احمد، بیروت: المکتب الاسلامی، ۱۹۸۹ء، ج:۳،ص:۲۸۳

(۱۰) ھود:٦

(۱۱) ابن سعد، محمد بن سعد بن منیع البصری، الطبقات الكبرى ، بیروت: دار صادر، ۱۹۶۸ء، ج:۴،ص:۱۰۸

(۱۲) بخاری، ابوعبداللہ، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحيح المسند المختصر من امور رسول الله وسنة وايامه ، بیروت ، دار ابن کثیر، ۱۴۰۳ھ، کتا ب الشركة ، باب الشركة فی الطعام والنهد والعروض ،رقم الحدیث:۲۳۷۴

(۱۳) احمد بن حنبل، المسند، رقم الحدیث:۱۶۵۹، ابوبکر عبدالرزاق بن ھمام الصنعانی، المصنف، باب القبائل ،ص:۲۷۵

(۱۴) ایضاً،ص:۲۹۴

(۱۵) الترمذی، سنن الترمذی، قاہرہ : دار البلاغ ۱۳٦۴ھ، کتاب المناقب باب فی ثقیف وبنی حنیفة ، رقم الحدیث:۳۸۸۲، رواہ الامام احمد، وضعفہ الالبانی، اسنادہ ضعیف

(۱٦) ایضاً،ص:۲۴۳

(۱۷) علمائے انساب نے قبیلہ اشعر کا نسب یوں بیان کیا ہے۔الاشعر بن ادد بن زید بن یشجب بن عریب بن زید بن خولان بن سبا۔قبیلہ اشعر دوسرے متعدد قبائل کے ساتھ تہامہ کے خطہ میں رہتا ہے۔سرات کے مغرب میں وادی ملح کے خطہ میں اشعری رہتے تھے بحرِ احمران کے شہروں کے ساتھ بہتا تھا۔ان کے مشہور شہروں میں سے زبید، حصیب ، بینا،غلافقہ اور قحمہ وغیرہ تھے۔اشعرین کی زمینیں عک کے ساتھ متصل تھیں۔انہی زمینوں کی بدولت اشعریوں اور عکیوں کے تعلقات ہمیشہ سے مضبوط رہے تھے۔اس کی سب بڑی مثال سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں۔جن کا تعلق قبیلہ عک سے تھا۔اس کے علاوہ جب وفد اشعرین مدینہ منورہ میں آیا تو ان کے ساتھ قبیلہ عک کے بھی دو آدمی تھے۔لیکن یہ بات ذہن میں رہے کہ ''قبیلہ عک کے لوگ بنو اشعر کے تابع تھے۔ یہ دونوں قبیلے دفاعی لڑائیوں میں ایک صف میں ہوتے تھے۔'' (عمر رضا کحالہ ، المعجم الاقبائل العرب ، القدیمہ والحدیثہ ، بیروت: مؤسسة الرسالہ، ۱۹۷۸ء، ج:۳،ص:۸۸۴)

(۱۸) الترمذی، کتاب المناقب باب مناقب فی ثقیف ،رقم الحدیث:۳۹۴۷، وقال حسن غریب رواہ، قال ابن حجر فی اسنادہ ضعیف

(۱۹) طبرانی، المعجم الکبیر ، ج:۶،ص:۳۸۲

(۲۰) الترمذی، کتاب المناقب باب فی فضل الیمن رقم حدیث ۳۹۳۷، وقال غریب وضعفه الالبانی

(۲۱) الذهبی، ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عثمان، سیر اعلام النبلاء، بیروت: احیاء التراث العربی، ۱۴۰۵ء، ج:۵،ص:۳۴۲

(۲۲) از دقبیلہ ہجرت سے پہلے یمن کے شہرہ آفاق ڈیم سد مارب کے پاس آباد تھا۔از د قبیلے کی بہت سی شاخیں تھیں اس طرح یہ قبیلہ بہت بڑا تھا اپنی ابتدائی تاریخ میں یہ قبیلہ نہایت خوشحالی کی زندگی گزارتا رہا۔اس قبیلہ نے اپنے دیگر یمنی قبائل کے مقابلے میں تہذیب وتمدن اور معیشت و معاشرت میں خوب ترقی کی ۔جس کی سب سے بڑی وجہ ان کا عالمی شاہراؤں اور ان بندرگاہوں پر قبضہ تھا جن کے ذریعے ایشاء کے مغرب مشرقی ، افریقا کے مشرقی خلیج عرب اور بحرِ احمر کے قرب و جوار میں تجارت ہوتی تھی ۔مزید یہ کہ ان ازدی قبائل نے جزیرہ عرب میں اُن خشکی کے راستوں پر قبضہ جمالیا جن راستوں سے شام کے علاقوں کی طرف تجارتی قافلے سفر کرتے تھے انہوں نے ان کے راستوں پر کالونیاں آباد کرلیں اور چوکیاں قائم کردیں۔خصوصاً جانب شمال حجاز کی طرف جانے والے راستے پر قبضہ جمالیا جس سے شام عراق مصر سے آگے سمندر تک تجارتی راستے نکلتے تھے۔(ہمدانی ،حسن بن احمد بن یعقوب ،صفہ جزیرۃ العرب، دمشق: دارالکتاب،۱۹۸۴ء،ص:۳۷۲)

(۲۳) احمد بن حنبل، مسند احمد، ج:۲،ص:۵۰۶

(۲۴) حاکم ،المستدرك ، ج:۴،ص:۳۸۷

(۲۵) قبیلہ مذحج جنوبی عرب کا غالباً سب سے بڑا قبیلہ تھا ۔وہ ایک قبیلہ کی بجائے متعدد قبیلوں کا مجموعہ بن چکا تھا ۔کیونکہ اس کے متعدد مختلف بطون خود قبیلے کی شکل اختیار کر چکے تھے۔ یہ قبیلہ مالک بن ادو بن زید بن یشجب بن عریب زید بن کھلان بن سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان کی طرف منسوب ہے قبل از اسلام یہ قبیلہ اپنے سیاسی اختیارات کی وجہ سے مشہور تھا اور انہوں نے ان دنوں بیضاء میں فارسیوں پر عظیم الشان حکومت قائم کی ۔ان کی یہ حکومت نجران کی عیسائی ریاست سے بھی بڑی تھی۔اس قبیلے نے یمن کا سب سے زیادہ رقبہ گھیر رکھا تھا ۔اس کا جائے قیام یمن کے شمال سے شروع ہو کر جنوب میں فدئین تک پھیل گیا تھا۔ (حسن العمری ، الدکتور ،معجم البلدان والقبائل الیمنیۃ ،صنعاء، دارالحکمہ ، ج:۲،ص:۲۳۴)

(۲۶) ابونعیم، احمد بن عبداللہ الاصفہانی، حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء، بیروت: دارصادر، ۱۴۸۱ھ، ج:۶،ص:۲۱۸

(۲۷) احمد بن حنبل، مسند احمد، ج:۲،ص:۲۷۸

(۲۸) علمائے نساب کی رائے میں قبیلہ حمیر کا نسب قحطان بن یعرب بن یشجب بن سبا کی طرف منسوب ہے۔حمیر کی نسلیں عام طور پر یمن کے جنوب مشرقی اور مغربی ساحلوں پر آباد تھیں۔ یہ قبیلہ ظفار کے خطوں میں زندگی گزارتا تھا۔ یہ شہران کا دارالحکومت بھی تھا اور یمن کی مشہور بندرگاہ مخا سے مشرقی جانب واقع تھا۔قبیلہ حمیر کا مشہور قلعہ جو

رائدان کہلاتا تھا وہ بھی اسی شہر ظفار میں تھا۔ عمومی طور پر حمیر کے خطہ کی حد بندی اس طرح کی جاتی تھی کہ ''شمال میں صنعاء تک، جنوب میں عدن تک، مشرق میں شبوہ تک اور مغرب میں بحیرہ احمر کے ساحل تک حمیری قبائل تھے۔ قبائل حمیر قوم سباء کے دور عروج میں زیادہ بااقتدار نہ تھے بلکہ اپنی حکومت رکھنے کے باوجود قوم سباء کے زیر اثر تھے۔ قوم سباء کے زوال کے بعد ان کو عروج حاصل ہوا اور ان میں بڑے بادشاہ ہوئے۔ یہ بادشاہ اولاً حمیر اور بعد تبع کہلاتے تھے۔ آنحضور ﷺ کی ولادت سے کچھ عرصہ پہلے اہل حبش نے یمن پر قبضہ کرلیا تھا مگر حضور ﷺ کی ولادت کے دو سال بعد ہی شاہان حمیر نے یمن سے حبشیوں کو نکال دیا اور شاہِ فارس خسرو کی مدد سے دوبارہ اپنی حکومت قائم کرلی۔ (ابن حزم، ابومحمد علی بن احمد بن سعید الاندلسی، الجمہرۃ الانساب العرب، قارہ: دارالمعارف، ۱۳۸۲ھ، ج:۱، ص:۱۳۴)

(۲۹) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث:۲۷۳۴

(۳۰) بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الجھاد والسیر، باب بداء الوحی، رقم الحدیث:۲۸۵۷

(۳۱) عربی زبان میں احمس کا لفظ شجاعت و بہادری کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ قبیلہ مذحج کے بطون احمس کو ان شجاعت و بہادری کی وجہ سے یہ لقب دیا گیا تھا۔ کیونکہ قبیلہ مذحج میں یہ بطون سب سے زیادہ جری وقوی تھا۔ (ابن سعد، محمد بن سعد بن منیع البصری، الطبقات الکبری، بیروت: دارصادر، ۱۹۶۸ء، ج:۲، ص:۱۹۳)

(۳۲) احمد بن حنبل، المسند، سند العشرۃ المبشرین بالجنۃ، جلد:۵، رقم الحدیث:۲۹۲۱؛ صحیح ابن حبان، کتاب الصلاۃ باب صفۃ الصلاۃ، رقم الحدیث۲۰۱۲

(۳۳) زبیدی، عبدالرحمٰن بن علی، علامہ، قرۃ العیون الیمن الیمون، صنعاء: مکتبۃ ابوذر غفاری، ۱۹۹۹ء، ص:۳۸

(۳۴) حضرموت کی اولاد بنی حضرموت کہلائی۔ پھر اس سے بہت سے بطون نکلے جس علاقے میں یہ لوگ آباد ہوئے وہ بھی حضرموت کے نام سے مشہور ہوگیا۔ حضرموت بلادِ عرب میں یمن کے مشرق میں ۴۷، ۵۳ درجے طول بلد مشرقی کے درمیان اور ۱۵، ۱۹ درجے عرض بلد شمالی کے درمیان ایک وسیع علاقہ ہے۔ (بحر عرب) اس کے جنوب مشرق کی سمت میں مہرہ کا علاقہ، شمال مشرق اور شمال مغرب میں وسطی عرب کا صحرائے اعظم ہے۔ علامہ ابنِ حزم کے بیان کے مطابق ''حضرموت کا نام حضرموت بن قحطان کے نام سے ماخوذ ہے۔

(ابن حزم، ابومحمد علی بن احمد بن سعید الاندلسی، الجمہرۃ الانساب العرب، قارہ: دارالمعارف، ۱۳۸۲ھ، ج:۱، ص:۲۲۳)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆